رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل — روزنامہ — ہفتہ وار نمبر — لاہور

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ " — سہ ماہی ۷ " — ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱

۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ — ۱۲ فتح ۱۳۳۰ ہش — ۱۲ دسمبر ۱۹۵۱ء — نمبر ۲۸۶

ایرانی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

تہران ۱۱ دسمبر۔ آج ایرانی پارلیمنٹ میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ جس میں کھلے بندوں تشدد کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس ہنگامے میں حکومت کے حامی اور مخالف گروپوں کے پانچ سو آدمیوں نے حصہ لیا قریباً پچیس ممبران پارلیمنٹ زخمی ہوئے۔ پارلیمنٹ کے باہر بھی مخالف گروپوں کے حامیوں کے درمیان تصادم ہوا۔ جس میں دس افراد کو شدید چوٹیں آئیں۔ جب عوام نے بڑے بڑے آہنی دروازوں کو توڑ کر پارلیمنٹ کی عمارت میں داخل ہونا چاہا تو گھوڑے سوار پولیس کی مدد سے انہیں منتشر کیا گیا۔ ایک اطلاع کے مطابق ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق ایک چھوٹے سے دروازہ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ آج پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا تو وزیر اعظم نے تیل کی صورت حالات اور امریکہ میں اپنی مساعی کے متعلق تقریر کرنا چاہی۔ دوران تقریر میں مخالف گروپ کے بعض ممبران نے شور ڈالنا شروع کیا۔ اس پر ہنگامہ برپا ہو گیا۔

سرحد میں انتخابات کی رفتار

پشاور ۱۱ دسمبر۔ آج ضلع مردان میں خواتین نے ووٹ ڈالے لیکن انتخابات کے نتائج پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ ضلع کے ۱۵ حلقوں میں سے ۱۱ میں مسلم لیگی امیدوار بدستور جیتے ہیں۔ باقی ۴ حلقوں میں آزاد امیدواروں کو مسلم لیگی امیدواروں سے زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ اس ضلع میں خواتین نے بہت کم حصہ لیا تین حلقوں میں تو آج پولنگ شروع سے ہی نہیں ہوا۔ سرحد میں عام انتخابات کل ختم ہو جائیں گے۔ مسلم لیگ کی نئی پارلیمنٹری پارٹی کا اجلاس جمعہ کو پشاور میں ہوگا۔ جس میں لیڈر منتخب کرنے کے علاوہ نئی کابینہ کی تشکیل پر بھی غور و خوض کیا جائے گا۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بھی خدا کے فضل سے بخار نہیں ہوا۔ عام طبیعت بہتر ہے۔ مگر نقاہت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ گزشتہ جمعہ کو بھی مکرم نواب صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک کی گئی۔ نیز تین مزید بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

لاہور ۱۱ دسمبر۔ پنجاب گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں مجوزہ زرعی اصلاحات سے متعلق پانچ بلوں کے مسودے شائع کئے گئے ہیں۔

دنیائے اسلام میں آزادی کی تلاطم خیز جدوجہد کا ایک اہم مرکز کشمیر ہے (جوزف کوبل)

واشنگٹن ۱۱ دسمبر اقوام متحدہ کے سابق کمیشن برائے ہند و پاکستان کے ایک رکن مسٹر جوزف کوبل نے دنیا کی تمام امن پسند اقوام کو خبردار کیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ امن عالم کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ انہوں نے یہ انتباہ اپنے ایک مضمون میں دیا ہے۔ جو امریکہ کے دو نامور رسالوں میں بیک وقت شائع ہوا ہے۔ انہوں نے مضمون میں مزید لکھا ہے۔ کہ آجکل آزادی کی تلاطم خیز جدوجہد کا جو قومی طوفان اسلامی دنیا میں آیا ہوا ہے اس کا ایک اہم مرکز کشمیر ہے۔ آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ جب اقوام متحدہ کا سابق کمیشن ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں گیا تو وہاں عوام چھپ چھپ کر کمیشن کے پاس آتے تھے۔ اور درخواست کرتے تھے کہ انہیں ہندوستانی حکومت کے تسلط سے جلد نجات دلائی جائے۔ خود شیخ عبد اللہ نے ممبران کے ساتھ ملاقات کے دوران میں کہا۔ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ اس مسئلہ کا بہترین حل کیا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر نہرو پر نکتہ چینی کی ہے کہ وہ ہر مرحلہ پر اقوام متحدہ کی طرف سے پیش کردہ حل کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے ہیں۔

اقوام متحدہ میں اٹلی کی شمولیت کا فیصلہ

کراچی ۱۱ دسمبر۔ تین مغربی طاقتوں نے اقوام متحدہ میں اٹلی کی شمولیت کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ پاکستان نے اس کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے اٹلی کے ۴۸ ...

کوریا میں جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق

— گفت و شنید —

ٹوکیو ۱۱ دسمبر۔ کوریا میں آج کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے نمائندوں کے درمیان جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق پہلی ملاقات ہوئی۔ جو ۲ گھنٹے تک جاری رہی۔ طرفین کے نمائندے مسئلہ زیر بحث کے سلسلہ میں کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔ اس لئے ملاقات کل صبح پھر ہوگی۔ کمیونسٹ نمائندوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی تمام تجویزیں ماننے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ عارضی صلح کے دوران میں فوجوں کا معائنہ کرنے والی جماعت کے متعلق کمیونسٹوں کی تجویز مان لی جائے۔ اس ضمن میں کمیونسٹوں کا مطالبہ یہ ہے کہ صفوں کے پیچھے فوجی معائنہ کے لئے ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے۔ اس کے بالمقابل اقوام متحدہ نے مطالبہ کیا ہے کہ عارضی صلح کے دوران میں ایک جگہ سے دوسری جگہ فوجیں بھیجنے کی اجازت ہو۔ نیز معائنہ کرنے والا کمیشن ایک با اختیار ادارے کے ماتحت کام کرے۔

۴۸ صلحنامہ پر دستخط کرنے والوں میں سے برطانیہ فرانس اور امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اٹلی کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کی کوشش کریں گے۔

چرچل عنقریب مصر جائیں گے

قاہرہ ۱۱ دسمبر۔ برطانیہ سے تعلقات منقطع کرنے کے سوال پر بحث کرنے کے لئے مصری کابینہ کا آج پھر اجلاس ہوا۔ مصر کے قائمقام وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اگر برطانیہ کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ ہوا تو ممکن ہے کہ یہ فیصلہ صرف ایک دوسرے ملک سے سفیروں کو واپس بلا لینے تک ہی محدود رہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے برطانوی حکام کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ اگر مصر نے برطانیہ سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے تو سویز کے علاقہ میں برطانیہ کی پوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ خیال ہے کہ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل عنقریب مصر جائیں گے۔ قاہرہ کے اخبار "الیوم" نے ایک خبر شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ مسٹر چرچل نے نہر سویز کے کمانڈر کو اطلاع بھجوائی ہے کہ وہ قریب مستقبل میں مصر آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پاکستان میں عید میلاد النبی

کراچی۔ ۱۱ دسمبر۔ کل سارے پاکستان میں میلاد النبیؐ کی تقریب سرکاری طور پر منائی جائے گی۔ کراچی اور تمام صوبائی دار الحکومتوں میں پبلک جلسے منعقد کئے جائیں گے جن میں سیرۃ کے موضوع پر تقاریر ہوں گی۔

چار بڑی طاقتوں کی سب کمیٹی میں تخفیف اسلحہ کے متعلق بعض امور پر اتفاق رائے

پیرس ۱۱ دسمبر۔ تخفیف اسلحہ کے متعلق چار بڑی طاقتوں کی سب کمیٹی کی رپورٹ آج شائع کر دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی پاکستان کی تجویز کے مطابق گزشتہ دس روز سے تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں مغربی طاقتوں اور روس کے نقطہ ہائے نظر کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق بڑی طاقتوں کے موجودہ کمیشن کی جگہ بارہ ممبران پر مشتمل ایک نیا کمیشن مقرر کیا جائے اس ضمن میں جن بڑی بڑی باتوں پر چاروں طاقتوں کے نمائندوں نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) تخفیف کا اثر ایٹمی اور تمام دوسرے قسم کے ہتھیاروں نیز پولیس اور فوج وغیرہ پر بھی پڑے (۲) ہر ملک کے فوجی ذخائر اور فوج وغیرہ کی پوری پوری تعداد معلوم کی جائے (۳) تخفیف کے انتظام اور اس پر عملدرآمد کی باقاعدہ نگرانی ہو (۴) نیز اس اہم مسئلہ کے حل پر غور کرنے کے لئے ایک عالمگیر کانفرنس طلب کی جائے۔ فوجی ذخائر اور فوج کی تعداد کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے طریقوں کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

تعطیل

مورخہ ۱۲/۱۲/۵۱ بروز بدھ پریس بند ہونے کے باعث ۱۳ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات پرچہ کی اشاعت نہ ہو سکے گی۔ احباب کرام کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ مینیجر

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے دُعا

جلسہ سالانہ کی خاطر سفر کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُعا فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کا پروگرام

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام درج ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت معینہ پر پہونچنے کی کوشش فرمائیں۔

(۲) جماعتوں کے سامنے جو وقت دیا گیا ہے۔ وہ اس تعداد کے مدنظر ہے جو گزشتہ سال ملاقات کرنے والوں کی تھی۔ افراد کی کمی یا بیشی کے ساتھ وقت میں کمی یا بیشی ہوتی رہے گی۔

(۳) جو جماعت مقررہ وقت پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی۔ اس کو ۲۹ فتح ۱۳۳۱ھش مطابق ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۱ء کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہو گا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

(۴) مقررہ وقت کی پابندی (یہ وقت ترتیب دیتے وقت ہی بتا دیا جائے) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے۔ انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب تعاون فرمائیں گے انشاء اللہ

(۵) ملاقات صبح ۸ بجے اور شام کو ۷ بجے شروع ہوا کرے گی۔

پروگرام ملاقات حسب ذیل ہو گا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

جماعت	وقت
۲۶ر دسمبر صبح	
جملہ جماعت ہائے جھنگ شہر و ضلع	۳۰ منٹ
" " میانوالی "	۴ "
" " مظفر گڑھ	۵ "
۲۶ر دسمبر شب	
جملہ جماعت ہائے سرگودھا شہر و ضلع	۴۵ منٹ
" " ڈیرہ غازیخان "	۱۰ "
" " گوجرانوالہ "	۱ گھنٹہ
" " منٹگمری "	۴۰ "
۲۷ر دسمبر صبح	
جملہ جماعت ہائے لاہور شہر و ضلع	۴۵ منٹ
" ریاست بہاولپور	۱۵ "
۲۷ر دسمبر شب	
آزاد کشمیر	۱۵ "
جملہ جماعت ہائے صوبہ سرحد	۴۵ منٹ
بیعت	۲۰ "
سیالکوٹ شہر و ضلع	سوا گھنٹہ
۲۸ر دسمبر صبح	
راولپنڈی شہر و ضلع	۳۰ منٹ
بیعت	۱۰ "
جہلم شہر و ضلع	۱۵ "
اٹک ضلع کیمبل پور	۵ "
۲۸ر دسمبر شب	
کراچی	۲۰ "
صوبہ سندھ	۳۰ "
بیعت	۱۵ "
کوئٹہ	۱۰ "
بلوچستان	۱۰ "
ملتان شہر و ضلع	۳۵ "
شیخوپورہ	۲۵ "
۲۹ر دسمبر صبح	
گجرات شہر و ضلع	۱ گھنٹہ
بیعت	۱۵ منٹ
لائل پور شہر و ضلع	$1\frac{1}{4}$ گھنٹہ
ایسٹ پاکستان	۵ منٹ
ہندوستان	۵ "
ممالک بیرون	۵ "

حضرت سیدہ اُم طاہرؓ کا کتبہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہم کی قبروں کے کتبوں کی عبارت تجویز کرنے کے لئے خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا تھا چنانچہ حضور کی طرف سے ہر ایک کتبہ کی عبارت تحریر ہو کے آ گئی۔ لیکن بعض وجوہ سے انجمن احمدیہ قادیان کی مالی حالت کے پیش نظر کوئی کتبہ نصب نہ ہو سکا۔ خاندان حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آبادی مرحوم کے متعلق جیسا کہ حضور ایدہ اللہ کے متعلق بارہا ذکر فرما چکے ہیں۔ کہ ان کا ہمارے ساتھ خاندانی اتحاد کا سا تعلق ہے۔ اور حضرت مرحومہ کے ساتھ سیٹھ صاحب کے خاندان کی خواتین کے گہرے تعلقات تھے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء پر بھی حضرت سیٹھ صاحب کے صاحبزادہ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب نے فرمایا کہ والد صاحب کے کتبہ کے متعلق پھر دیکھا جائے گا۔ حضرت مرحومہ کا کتبہ ہمارے خرچ پر لگوایا جائے۔ چنانچہ ڈیڑھ صد روپیہ کے صرفہ سے امرتسر سے تیار کرا کے کتبہ لگوا دیا گیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب کی آگاہی کے لئے اور ریکارڈ کی خاطر کتبہ کی عبارت درج ذیل ہے۔ صرف نمبر وصیت اور "مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی" کے الفاظ خاکسار کی طرف سے ہیں۔ (خاکسار ملک صلاح الدین سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

والسلام علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

حضرت سیدہ اُم طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پیدائش ۱۹۰۵ء وصیت ۲۱۱۰ وفات ۵ مارچ ۱۹۴۴ء

ان کا نام مریم تھا۔ ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اپنے خاندان کے لئے خود چنا تھا۔ اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم سے جب دونوں بچے ہی تھے۔ ان کی شادی کر دی تھی۔ مبارک احمد کی وفات کے بعد بوجہ ایک پیر خاندان ہونے کے جب مجھے معلوم ہوا کہ ان کے رشتہ دار لڑکی کی دوسری شادی سے گریز کر رہے ہیں سو ز یادہ سے زیادہ اس بات پر رضامند ہیں۔ کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں ہی کہیں شادی ہو جائے تو میں نے ان سے اپنی تیسری شادی کی۔ تعلیم کم تھی۔ مگر انتہا درجہ کی ذہین تھیں۔ جتنا بھی علم حاصل تھا اس کو خوب اچھی طرح استعمال کر سکتی تھیں۔ خدمت مذہب اور خدمت خلق کا بے انتہا شوق تھا۔ طبیعت میں تیزی تھی۔ لیکن وہ تیزی بہت حد تک ان کے لئے خدمات کی زیادتی کا موجب بن گئی۔ سو وقت پر مصیبت کے مقابل وہ اپنے حوصلہ کو بڑھا لینے کی عادی تھیں۔ اور بجائے عام عورتوں کی طرح گھبراہٹ کا موجب بننے کے تسلی کا موجب ہوا کرتی تھیں۔ سلسلہ پر کئی نازک مواقع آئے۔ جن میں بعض دفعہ مجھے راتوں کا کام کرنا پڑا۔ اس وقت بغیر ہچکچاہٹ اور بغیر کسی گھبراہٹ کے اظہار کے باوجود بیماری کے انہوں نے میرے ساتھ کام کیا۔ اور میرے لئے سکون اور تسلی کا موجب ثابت ہوئیں۔ ۳۹ سال کی عمر میں گویا جوانی میں ہی وہ فوت ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی مدارج کو بلند فرمائے۔

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری اعلان

"چوہدری عنایت اللہ صاحب واقف زندگی کلرک فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور پسر چوہدری محمد بخش صاحب لاہور دریاز ڈسٹرکٹ کیپر گورنمنٹ کیٹل فارم موری دروازہ حصار) نے یہ عہد کیا تھا کہ خواہ کیسے حالات پیش آئیں۔ میں سلسلہ کی خدمت سے منہ نہیں پھیروں گا۔" لیکن باوجود اس عہد کے انہوں نے وقف سے فارغ ہونے کی درخواست دی چنانچہ ان کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد حضرت اقدس کی منظوری سے ان کو وقف سے فارغ کیا جاتا ہے۔ اور اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ کبھی ان سے سلسلہ کا کوئی کام نہ آنریری اور نہ گذارہ پر لیا جائے۔ احباب مطلع رہیں۔

[illegible]

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۱ء

انسانی حقوق

اقوام متحدہ کی مقرر کردہ انسانی حقوق کی کمیشن کی لگاتار دو سال کی محنت کے بعد انسانی حقوق کا وہ عالمگیر منشور تیار کیا گیا۔ جو ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کے روز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بغیر کسی مخالفانہ ووٹ کے منظور ہوا۔ اس منشور میں ۳۰ دفعات ہیں۔ جن میں سے پہلی دفعہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ

تمام انسان آزاد پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا درجہ اور حقوق برابر ہیں۔

ان کے علاوہ اس منشور میں ہر فرد نوع بشر کے لئے گذر اوقات اور حفاظت جان و مال کے حقوق بھی سب انسانوں کے لئے یکساں تسلیم کئے گئے ہیں۔ آج اس منشور کو منظور ہوئے تین سال گذر چکے ہیں۔ مگر جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ یہ حقوق گلدستۂ طاق نسیان سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ رنگ۔ نسل اور وطن کے امتیازات نے دنیا کو اتنے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہوا ہے۔ کہ افراد تو افراد بڑی بڑی اقوام چھوٹی اقوام کے حقوق آزادی تک سلب کر رکھنا اپنا پیدائشی حق سمجھتی ہیں۔

یہاں تک کہ وہی اقوام جنہوں نے آگے بڑھ بڑھ کر اس منشور کے حق میں دھواں دار تقاریر کیں۔ اور سب سے پہلے اس کی منظوری کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ وہی وہ اقوام ہیں۔ جو یہ سمجھتی ہیں۔ کہ اگر ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ اپنے ذاتی تنازعات بھی توپ و بندوق سے طے کرنے ہوں۔ تو اپنے ملک پر تو آنچ تک نہ آنے دی جائیگی۔ البتہ چھوٹی اقوام کے اوطان کو میدانِ جنگ بنا کر فیصلے کئے جائیں گے۔ وہی وہ اقوام ہیں۔ جو تہذیب سکھانے کے بہانے سے چھوٹی اقوام کو اپنے زیر اقتدار رکھنے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریق اختیار کرتی ہیں۔ اور تجارتی اور سیاسی لوٹ کھسوٹ کے لئے کمزور اقوام کے اندرونی معاملات تک میں دخل اندازی کر کے انسان کے بنیادی حقوق کا خون کرنا سکھاتی ہیں۔ فلسطین۔ کشمیر۔ کوریا ایران اور مصر کے واقعات ان بنیادی حقوق کے اعلان کے بعد ہی تو ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب طاقتور اقوام کمزور اقوام کے حقوق آزادی و خود اختیاری سلب کر رہی ہیں۔ اور ان کو سموچہ نگل جانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتیں۔ تو دنیا کے افراد افراد کو اگر کھا جانے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ اور اگر تمام اقوام میں ان عالمگیر انسانی حقوق کی کوئی قدر نہیں ہو رہی۔ تو اس کے لئے انہیں کس طرح مجرم ٹھہرایا جا سکتا ہے جب یہ اقوام دوسروں کی ملکی پیداوار کے خوانے لوٹ لینا مباح سمجھتی ہیں۔ تو افراد کے حقوق بسر اوقات کی نگہداشت انجمن اقوام متحدہ کس طرح کر سکتی ہے۔ جب دنیا کی موجودہ فضا میں اقوام کی ایک خاصی تعداد جان و مال اور عزت و ناموس کے حقوق سے محروم کر دی گئی ہوئی ہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ افراد کے یہ حقوق پامال نہ ہوں۔ اگر ایک قوم جس کے پاس مادی طاقت ہے سمجھتی ہے کہ اس کو دنیا میں پھیلنا چاہیئے۔ اور وہ اس مادی طاقت کے بل پر اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر دوسری اقوام پر تجاوز کرنا اپنا حق سمجھتی ہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ افراد کے پیدائشی حقوق محفوظ رہ سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کے دانشمند جن کی نظر میں قانون اور مادی دنیا ہی انتہا ہے۔ سوچ رہے ہیں۔ کہ ان حقوق کو منظور تو کر لیا گیا ہے۔ اور ان کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ مگر دنیا کی موجودہ ذہنیت اور فضاء کی موجودگی میں ان پر عمل کس طرح کیا جائے۔ جب خود اقوام میں نفسا نفسی کا یہ عالم برپا ہے۔ اور اقوام متحدہ کی انجمن اس کا علاج ابھی تک نہیں سوچ سکی۔ تو افراد کے حال زار تک تو اسکی پہنچ جو مختلف اقوام ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ موجودہ حالات میں بظاہر بالکل ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ کا یہ فعل بالکل عبث ہے۔ اس سے کم از کم اتنا علم ضرور ہوتا ہے۔ کہ دنیا اپنی موجودہ ذہنیت سے اکتا چکی ہے۔ صرف اس سے نجات حاصل کرنے کے ذرائع اس کو نظر نہیں آتے۔

احاطہ سے فلک کے ہم تو کب کے
نکل جاتے مگر رستہ نہ پایا

اگرچہ یہ بھی کوئی ایسی بجھارت نہیں ہے جس کو دانشمندان زمانہ بوجھ نہیں سکے۔ ارباب دانش آج دنیا میں کھلم کھلا یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ دنیا کی موجودہ بیماریوں کی علت وہ خالص مادی رجحانات ہیں۔ جن میں خود ارباب دانش ہی نے موجودہ دنیا کی ذہنیت کو جکڑ دیا ہے۔ تڑپتے ہیں تلملاتے ہیں۔ مگر اسی جکڑ بندی میں خوش خوش بھی نظر آتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ معیشت کے سامان سب کے لئے یکساں ہونے چاہئیں۔ اور اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ مختلف قوموں کی خود روی کو ختم کر دے۔ چنانچہ سول ملٹری گزٹ اشاعت ۱۰ دسمبر ۱۹۵۱ء میں مسٹر نسیم حسن شاہ نے جو مقالہ "انسانی حقوق کی برسی" کے زیر عنوان شائع کیا ہے۔ اس میں جس نتیجہ پر آپ پہنچے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ

"انسانی حقوق کے عالمگیر محضر کا اثر تمام دنیا میں ہر ناچیز کٹیا اور کم مایہ جھونپڑی تک کو محسوس کرانے کے لئے ضروری ہے کہ پیداوار اور اسکی تقسیم کے موجودہ سلسلہ کی پوری پوری نظر ثانی کی جائے۔"

یہ ذہنیت وہی ہے۔ جس ذہنیت سے چھٹکارا حاصل کئے بغیر دنیا کی موجودہ بیماریاں رفع نہیں ہو سکتیں۔ وہی مادی رجحانات کا دائرہ ہے۔ جس میں آج کا انسان گھرا ہوا ہے۔ لاکھ ٹکریں مارتا ہے۔ مگر ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ وہ انقلاب پر انقلاب لاتا ہے۔ مگر حقیقی انقلاب پیدا نہیں ہوتا۔ صرف اپنے ہم جنسوں کے خون کے دریا بہا دیتا ہے۔ اور اپنی خون آشامی کی داد پا لیتا ہے۔

جب انسانی ذہنیت میں مادہ پرستی جاگزیں ہو چکی ہے۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں تو دنیا کے الٹ پلٹ سے اور بار بار انسانیت کو تہ و بالا کرنے سے کیا حاصل؟ پیداوار اور اس کی تقسیم کے اصولوں کی ایک بار نہیں ہزار بار نظر ثانی کیجئے کوئی فائدہ نہیں۔ جس طرح ریتی کو چاٹنے والا کتا یہ سمجھتا ہے۔ کہ اپنا نہیں بلکہ ریتی کا خون چوس رہا ہے۔ اور بجائے زندگی کے موت کو دعوت دیتا ہے۔ اسی طرح آج کل کا انسان اپنی عقلیت کو چاٹ چاٹ کر قانونِ تکوینی کے اٹل فیصلہ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اسکی آنکھیں مادی ارتقاء کا نظارہ کر کر کے پتھرا گئی ہیں۔ اس کے کان رنگین نغمے سن سن کر بجنے لگے ہیں۔ اس لئے نہ وہ اپنی حقیقت کو دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ اپنی روح کی آواز کو سن سکتا ہے۔ (باقی)

سکرٹری صاحبان جماعت ہائے احمدیہ فوراً توجہ کریں

اب تک نظارت بیت المال میں بہت کم جماعتوں کی طرف سے فہرست بقایا داران و نادہندگان پہنچی ہیں۔ اس لئے تمام سکرٹری صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ جلد از جلد فہرست بقایا داران و نادہندگان معہ بقایا ارسال فرماویں۔ اور بقایا کی وصولی کی جلد از جلد کوشش فرماویں۔ نیز جس قدر بقایا سالگذشتہ اس سال وصول کیا ہے۔ اسکی تفصیل نظارت ہذا میں بھی ارسال فرماویں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس قدر بقایا وصول ہوا ہے۔ اور کتنا باقی ہے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱) مکرمی ناظر صاحب بیت المال ربوہ نے مکرم مولوی عبد القادر صاحب احسان مولوی فاضل ولد حاجی محمد صاحب ساکن بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں حال ساکن کوٹ عیسٰے خاں ضلع جھنگ سے مبلغ ۹۹۹/۴/- روپے بابت قرضہ تعلیمی دلانے کی درخواست کی ہے۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب کو بذریعہ رجسٹری تاریخ پر بلایا گیا مگر رجسٹری انکاری ہو کر واپس آگئی ہے۔ اس لئے اب بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۷/۱/۵۲ بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر ہذا میں آکر پیروی مقدمہ کریں ورنہ زیر ہدایت ۶۲ فیصلہ بہرحال کر دیا جائیگا۔
ناظم احمدیہ دار القضاء، ربوہ

(۲) فیصلہ مرافعہ اولے بابت تنازعہ مابین شیخ عبد العزیز صاحب ملتانی و ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب وغیرہ حصہ داران بلوچستان ہینڈ لوم، میکرڈی کے خلاف فریقین کی اپیلوں کی سماعت ۲۳/۱۲/۵۱ کو بورڈ قضاء ربوہ میں فرمائے گا۔ حصہ داران تاریخ مقررہ پر خود یا باقاعدہ مختار کے ذریعہ پیروی کریں
ناظم احمدیہ دار القضاء، ربوہ

تلاش گمشدہ

میری والدہ جو کہ چند ماہ سے دماغی بیماری میں مبتلا ہیں مورخہ ۹/۱۲/۵۱ کو صبح سے گھر سے غائب ہیں اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو سکے تو وہ انہیں مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر اپنے سفر خرچ کے علاوہ شکریہ کے مستحق ہوں گے اگر ایسا نہ کر سکتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں

حلیہ:۔ عمر قریباً ۵۰ سال ہے اور آپ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ کی ہمشیرہ ہیں آپ بوسیدہ کپڑوں۔ مردانے بوٹوں اور بغیر برقعہ کے گرم نسواری لوئی لے کر گھر سے نکلی ہیں۔ مزید عرض ہے کہ احباب خیال رکھیں اور ملنے پر فوراً اطلاع دیں - خاکسار داؤد احمد چودھری محمد یسین مرحوم داؤد جنرل سٹورز بلاک ا ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

یہ مشاعرے — دورِ انحطاط کی یادگار

بہی خواہانِ ملّت و مملکت کیلئے لمحاتِ فکر

(از مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے لاہور)

ہندوستان میں مسلمانوں کی سلطنت کے زوال کے اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ تھا کہ شعر و شاعری اور عیش و عشرت کی محفلوں نے انہیں ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت نہ دی۔ وہ دن رات جسمانی اور ذہنی عیاشی میں منہمک رہتے مصائب و آلام میں گرفتار ہوتے۔ تو کے خوشی اور شعلۂ آشامی ذہن سے ان کی تلخ یاد کو محو کر دیتی۔ تلخیٔ دوران کا ہمت و مردانگی سے مقابلہ کرنے کی بجائے وہ محافلِ رقص و سرود میں ہمہ تن مصروف ہو کر اثراتِ رنج و غم کو دور کرنے کی سعی کرتے۔ شب و روز مشاعروں اور رقص و سرود کا اہتمام حالات سے گریز کا بہترین ذریعہ اور فراغتِ ذہنی کا بہترین سامان سمجھا جاتا۔ ان کی مثال اس کبوتر کی سی تھی جو بلّی سے دوچار ہوتے ہی آنکھیں بند کر لیتا اور سمجھ لیتا ہے کہ خطرہ ٹل گیا۔ اس محویت و مدہوشی کے عالم میں غم و اندوہ کے ہجوم کے احساس سے وہ عاری ہو جاتے مگر کیا مشاعروں کی یہ بادِ ہوا اور محافلِ عیش و سرود حقیقتاً ان کی مشکلات کو کم کرنے کا باعث ہوتیں؟ تاریخ شاہد ہے کہ انہیں اس کی بدولت اقتدار سے ہاتھ دھونا پڑے قومی عظمت کو خیرباد کہنا پڑا اور با عزت زندگی کی بجائے ذلت کی زندگی بسر کرنا پڑی۔ لیکن اگر وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوتے۔ منتشر قوے کو مجتمع کرتے۔ اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے اور اپنی عظمت کو بچانے کی فکر کرتے تو وہ یوں ذلیل و خوار نہ ہوتے۔ ان کی شوکت یوں زائل نہ ہو جاتی اور سلطنت یوں ختم نہ ہو جاتی۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْمُؤمِنُ لَایُلْدَغُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مرّتین۔ مومن بشری کمزوری کی وجہ سے ایک بار تو دھوکہ کھا سکتا ہے مگر اس کی فراست اس قدر تیز ہوتی ہے کہ دوسری بار اسے دھوکہ دینا ناممکن ہے آج جبکہ پاکستان میں مسلمانوں کو پھر سے خود اختیاری کے حقوق ملے ہیں اور انہیں آزادی کی فضا میں سانس لینا نصیب ہوا ہے اس آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے انہیں گذشتہ تاریخ کا گہرا مطالعہ کرنا اور ماضی و حال کا جائزہ لینا چاہیئے تھا۔ انہیں ان امور پر غور کرنا چاہیئے تھا جو کبھی مسلمانوں سے آزادی جیسی عظیم نعمت چھین لینے کا سبب بنے اور ان سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ان باتوں سے کلیۃً اجتناب کرنا چاہیئے تھا جو مسلمانوں کو عظمت سے محروم کر دینے کی باعث ہوئیں۔ کیونکہ قومی آزادی اس قدر جلیل القدر نعمت ہے کہ اس کے تحفظ کی خاطر ایک سمجھدار قوم کے افراد سب کچھ کر گذرنے پر آمادہ اور ہر قربانی پر تیار ہو جاتے ہیں۔

آج ہم گوناگوں مشکلات سے دوچار ہیں۔ دشمن تاک میں ہے کہ موقعہ ملے تو اس نوزائیدہ مملکت کو حیلے بہانے سے ختم کر دے۔ ہماری حالت بتیس دانتوں میں زبان کی سی ہے۔ آزادی حاصل کرنا اس قدر دشوار نہیں ہوتا جس قدر اسے برقرار رکھنا۔ لاکھوں انسانوں کی قربانی کے بعد ہم جس آزادی کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اسے برقرار رکھنے کے لئے ہمیں بیحد مشکلات کا سامنا ہے ان سے محفوظ رہنے کیلئے ہمیں بیحد کام کرنا ہے۔ سیاسی۔ اقتصادی، صنعتی اور تعمیری، تعلیمی اور تمدنی لحاظ سے ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔ اس کے لئے ہر فردِ مملکت کی پوری توجہ درکار ہے۔ ایسے پرخطر لمحات میں وہ امور جو اصل مقصود سے توجہ ہٹانے کے باعث ہوں قوم اور ملک کے لئے مہلک ثابت ہوا کرتے ہیں جفاکش قومیں ایک لمحہ کیلئے بھی مقصدِ عظیم کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں۔ وہ چین نہیں لیتیں جب تک کہ مشکلات پر عبور حاصل نہ کر لیں۔ مقصد حاصل کئے بغیر ایک لمحہ کیلئے بھی ان کے ذہن میں عیش و عشرت کا خیال نہیں آتا۔

مگر بدقسمتی سے مغربی پاکستان میں ان دنوں مشاعرے بجلہ بر دلعزیز ہو رہے ہیں جو غیر صحت مندانہ رجحانات کے حامل ہیں۔ آج پاکستان کے دفاع کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے ایک مشاعرہ منعقد کیا جا رہا ہے تو کل ریڈ کراس کیلئے۔ آج اس کالج میں مشاعرے کا اہتمام ہے تو کل اس میں۔ آج اس مدرسہ کو مشاعرے کی فکر ہے تو کل اس مدرسہ کو۔ ہماری علمی و ادبی محفلیں سونی رہتی ہیں۔ اگر ان میں کسی مشاعرے کا اہتمام نہ ہو ہمارے تعلیمی ادارے بے حس سمجھے جاتے ہیں۔ اگر ان کے ارباب حل و عقد کسی مشاعرے کا انتظام نہ کر سکیں۔ اس ذہنی و دماغی عیاشی سے استلذاذ کی ہمیں اس قدر چاٹ پڑ چکی ہے کہ قومی و معاشرتی مسائل جن سے ہم دوچار ہیں نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ وطن و ملت کے لئے ہماری ذہنی و دماغی کاوش میں اضمحلال کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہم یہ سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں مگر مشاعروں کا نقصان گوارا نہیں کر سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ شعر زبان کی ترقی کا کارآمد ذریعہ ہے اس سے کئی ایک اور فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین میں سے بعض بھی قومی غیرت و حمیت کو ابھارنے اور حق و صداقت کی تائید کرنے والے اشعار کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے۔ لیکن ہر چیز کے جائز استعمال کے لئے ایک حد معیّن ہوتی ہے جس سے تجاوز بسا اوقات قومی ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے۔ اگر ہم قوم میں غیرت و حمیت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے اسے مسائل ملکی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک حد تک اس ذریعہ سے بھی کام لیں تو یہ چیز ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہو گی۔ لیکن حد اعتدال سے تجاوز قوم کے لئے باعثِ زحمت بن سکتا ہے۔ آج ہمارے ہاں مشاعروں کی کچھ اس قدر بہتات ہے کہ سنجیدہ طبقہ اس پر صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ کالج فارومن راولپنڈی کی چند ایک طالبات نے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مدیر کے نام ایک مراسلہ میں جو یکم دسمبر کی اشاعت میں شائع ہوا ہے لکھا ہے کہ:۔

"ہم گورنمنٹ کالج فار ومن راولپنڈی کی طالبات کالج میں مشاعروں اور اسی قسم کی دیگر تقریبات کی بہتات اور کثرت سے بیحد مضطرب ہیں جن کا انعقاد پبلک کی توجہ منعطف کرنے کے لئے اکثر کیا جاتا ہے اور جو طالبات کے بیحد بیش قیمت وقت کے ضیاع کا باعث ہوتی ہیں۔ ان میں آنے والے مہمانوں کی ضیافت طبع کی نسبت طالبات کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ ایک سرکاری ادارہ ہونے کی وجہ سے کالج سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس قسم کے قبائح سے مکمل طور پر مبرّا ہو۔ حال ہی میں ہمارے کالج میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی اس میں دور و نزدیک سے شاعرات کو مدعو کیا گیا تھا۔ مشاعرہ کے اہتمام میں کئی ہفتے ضائع کرنا پڑے۔ طالبات کو مجبور کیا گیا کہ اس کے اخراجات برداشت کریں۔ شہر بھر میں بیحد پراپیگنڈا کیا گیا۔ اس طرح اس بزم مشاعرہ میں عشقیہ اشعار کہنے اور سننے میں ہمارا بیحد قیمتی وقت ضائع ہوا جو مطالعہ میں صرف ہونا چاہیئے تھا۔ طالبات اس قسم کی تقریبات کی وجہ سے پہلے ہی بیحد نقصان برداشت کر چکی ہیں۔ اس کا امکان آئندہ بھی ہے۔ اس لئے ہم ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشنز اور ڈپٹی ڈائرکٹر اصحاب کی توجہ اس قباحت کی طرف منعطف کرانے پر مجبور ہوئی ہیں تا وہ کالج کے افسران کو روکیں اور انہیں ہدایت دیں کہ اس طریق پر ہمارا وقت ضائع کرنے کی بجائے اصل کام کی طرف متوجہ ہوں۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء)

اس مراسلہ سے متاثر ہو کر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے مدیر محترم نے اسی اشاعت میں ایک اداریہ میں لکھا:۔

"ان بے شمار قباحتوں میں سے جن کی بھارت سے ہجرت کے نتیجہ میں مغربی پاکستان میں کثرت ہے مشاعروں کا جنون ہے جس میں خطرناک سرعت سے اضافہ ہو رہا ہے۔ کوئی تقریب خواہ پبلک ہو یا نجی۔ سرکاری ہو یا غیر سرکاری ادھوری اور ناقص تصور کی جاتی ہے جب تک کہ اس میں مشاعرہ کے ذریعہ ذہنی تعیش کا سامان بہم نہ پہنچایا جائے سائنس کانگرس اور فوجی مظاہرات جن میں سنجیدگی متانت اور انتہائی ضبط و نظم کی بیحد ضرورت ہوتی ہے ہمیں بھی اس رجحان کا وجود اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ زہر بیحد سرایت کر چکا ہے ایک حد تک اس ذہنی عیاشی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس میں اس قدر انہماک اور اس کی اسقدر بہتات اور کثرت ہمارے اخلاق کیلئے تباہ کن اور صلاحیتوں کیلئے مہلک ہے جو قومی حیات کی اصل الاصول ہیں۔ اس امر کا مطالعہ بیحد دلچسپ ہو گا کہ حکومت مغلیہ کے زوال و انحطاط میں کس حد تک حالات و مسائل حاضرہ سے عدم توجہی کا دخل تھا جو اس قسم کی شعر و شاعری کی محفلوں کا لازمی نتیجہ تھی۔ اقبال نے جو خود شاعر کہلانا بھی پسند نہ کرتے تھے کہا ہے۔

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

اقبال کے نزدیک قوموں کے زوال و انحطاط کا بڑا باعث یہ امر ہوتا ہے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کام لینے کے نتیجہ میں ترقی کے معراج پر چڑھنے کے بعد کوئی قوم عیش و عشرت میں منہمک ہو جائے۔ مشاعروں کی اس بہتات سے جو ہر شعبۂ زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے۔ یہ واضح ہو جاتا ہے کہ پاکستان نے ابھی سے "طاؤس و رباب" کا شغل شروع کر دیا ہے۔ قرآن جو اسلامی مملکت کے لئے ایک لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ یقیناً رائج الوقت شاعری کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ جو زندگی کے حقائق کو نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے۔ پاکستان کو ضرورت ہے۔ سائنس دانوں، سیاحوں سپاہیوں۔ صناعوں۔ ڈاکٹروں۔ نرسوں انجینئروں اور معاشرتی بہبود کے کاموں میں حصہ لینے والوں کی جو زندگی کی

(باقی صفحہ ۷ پر)

پیغام صلح کے ایک مضمون پر نظر

"مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے"
(حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ)

★ ــــ خورشید احمد ــــ ★

جماعت احمدیہ اور مسئلہ عزل خلفاء

اخبار پیغام صلح ۵ دسمبر میں "عزل خلفاء کا مسئلہ اور خلیفہ صاحب قادیان" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں کئی ایک غلط بیانیوں سے کام لیا گیا ہے۔ عقائد کا اختلاف علیحدہ چیز ہے۔ لیکن صریحاً غلط بیانی کرنا یقیناً ایک مذہبی پارٹی کے آرگن کو زیب نہیں دیتا۔

پیغام صلح لکھتا ہے:-

"ہم نے خلیفہ صاحب کے ان خیالات پر بھی تبصرہ کیا تھا جس میں انہوں نے عزل خلفاء کو ناجائز قرار دیا تھا۔ حیرت ہے کہ خلیفہ صاحب کے کھلے انتباہ کے باوجود ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے سوائے ......۔ تمام جماعت میں سے ایک بھی شخص نے اس مضمون کے خلاف آواز نہ اٹھائی ...... جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل خلفاء کا مسئلہ جماعت قادیان میں کافی اہمیت حاصل کر چکا ہے۔"

ممکن ہے۔ پیغام صلح کے قارئین مندرجہ بالا سطور کو درست سمجھ لیں۔ لیکن الفضل پڑھنے والے اصحاب (جنہیں غالباً خود ایڈیٹر صاحب پیغام صلح بھی شامل ہیں) خوب جانتے ہیں کہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ واقعات کے لحاظ سے صریحاً غلط ہے۔ الفضل میں کئی مضامین اس غیر اسلامی عقیدے کے خلاف شائع ہو چکے ہیں۔ اور الفضل مورخہ ۹ر نومبر میں عزل خلفاء کے عقیدے کے خلاف پرزور احتجاج کے عنوان سے ادارہ کی طرف سے یہ سطور شائع ہو چکی ہیں:۔

"مختلف جماعتہائے احمدیہ اور افراد کی طرف سے ایسے خطوط دفتر الفضل میں موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں اخبار "الرحمت" میں قدوسی صاحب کے اس مضمون کے خلاف جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ متفقہ قرار دادوں سے پرزور احتجاج کیا ہے۔ اور مضمون نویس اور اخبار الرحمت کے خلاف اظہار بیزاری کیا گیا ہے۔"

اس واضح اعلان کے باوجود اخبار یہ لکھے کہ "تمام جماعت میں سے ایک بھی شخص نے اس عقیدے کے خلاف آواز نہ اٹھائی" اس کی دیانت کا خدا ہی حافظ ہے۔

جھگڑے کی ابتداء کس مسئلہ سے ہوئی؟

آگے چل کر پیغام صلح لکھتا ہے:-

"ہم نے خلیفہ کے مقالہ کی اساس کو غیر مبائعین کے ساتھ جھگڑے کی بنا عزل خلفاء ہی کا مسئلہ تھا۔ نزدیک کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ جھگڑے کی ابتداء مسئلہ کفر و اسلام سے ہوئی۔"

افسوس ہے کہ یہ بات بھی واقعات کے خلاف ہے۔ اور اتنی خلاف ہے۔ کہ خود پیغام صلح کے ماننے والے اس کے گواہ ہیں۔ جھگڑے کی ابتداء کس مسئلہ سے ہوئی؟ اس کے جواب میں پیغام صلح کے وہ پہلے پرچے دیکھئے جو اختلاف کے آغاز میں شائع ہوئے۔ ان میں آپ کو یہی لکھا ہوا نظر آئے گا کہ:۔

"اس وقت ہمارے اندر جو اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک فریق کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تا قیامت خلفاء کا ایک سلسلہ ہوگا ...... اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ نہ صرف خلفاء کا سلسلہ لازمی نہیں بلکہ یہ چل ہی نہیں سکتا۔"

(پیغام صلح ۲ر اپریل ۱۹۱۴ء)

فرمائیے اگر جھگڑے کی ابتداء مسئلہ کفر و اسلام سے ہی ہوئی تھی تو اس کی کیا وجہ کہ ابتدائی ایام کا پیغام صلح اس کا ذکر کرنے کی بجائے خلافت کے مسئلہ کو ہی باعث اختلاف قرار دیتا ہے؟

مسئلہ عزل خلفاء اور غیر مبائعین

پیغام صلح نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہے۔ کہ "خدا اور رسول کے خلاف احکام صادر کرنے والا ہر بڑے سے بڑا عہدیدار معزول کیا جا سکتا ہے خواہ وہ خلافت ہی کے منصب پر ہو"

پیغام صلح بڑے شوق سے یہ عقیدہ رکھے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ پیغام اسی عقیدہ کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر کے ایک کھلی ہوئی غلط بیانی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ عزل خلفاء کے متعلق پہلے دن سے ہی جس غیر مبہم اور واضح مسلک پر قائم ہے وہ اس بزرگ ہستی کی زبان سے سنئے جسے خود پیغام صلح کے اکابرین بھی اپنا "مطاع" تسلیم کر چکے ہیں۔ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے"

اگر نعوذ باللہ خلیفہ بھی معزول ہو سکتا ہے۔ تو کیا پیغام صلح بتائے گا۔ کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے کیوں اس کے خلاف ارشاد فرمایا؟ اور اگر واقعی جھگڑے کی ابتداء مسئلہ کفر و اسلام سے ہوئی تھی۔ اور عزل خلفاء کا مسئلہ زیر بحث ہی نہیں تھا۔ تو کیوں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے عزل خلفاء کے مسئلہ کا ذکر کیا؟ واقعہ یہ ہے کہ ان کے اس ارشاد کو ان کی محض ذاتی رائے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ یہ اس وقت کی ساری جماعت احمدیہ (غیر مبائعین سمیت) کے عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ بقول جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم "حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں ہوں ...... ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی"

پس جماعت احمدیہ کا مسلمہ عقیدہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں یہی ہے۔ کہ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔ اگر آج پیغام صلح اسے نہیں مانتا تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ احمدیت کی تعلیم سے منحرف ہو چکا ہے۔ اور کل جن احکام کو ماننا وہ اپنے لئے ضروری قرار دیا کرتا تھا۔ آج وہ اس کے احکام کی تذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے۔

بغاوت کا اعتراف کیجئے

آگے چل کر پیغام صلح لکھتا ہے:-

"چونکہ قوم کا کثیر حصہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ تھا۔ اسلئے وہ چند ہزار لوگ جنہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی حکومت کے باغی ہی سمجھے گئے۔ کیونکہ قوم کے کثیر حصہ کا اعتماد رکھتے ہوئے کسی حکومت یا عہدیدار کے عزل کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا"

ان سطور میں پیغام صلح نے یہ اصل بیان کیا ہے کہ اگر قوم کے کثیر حصے کا اعتماد ایک شخص کو حاصل ہو تو باقی قلیل حصے کی طرف سے اس کے خلاف آواز اٹھانا بغاوت کے مترادف ہے ــ اگر اس اصل کو واقعی پیغام صلح تسلیم کرتا ہے تو پھر اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ اور اس کے ہمنوا بھی بغاوت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعت کے کثیر حصہ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کو تسلیم کیا اور پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے جن احباب نے اس خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ وہ ہمیشہ قلیل التعداد رہے ہیں۔ چنانچہ خود غیر مبائعین کو اقرار ہے کہ

"لوگوں نے بلا تامل بیعت کر لی ــ سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب کے ساتھ ساری جماعت تھی"

(مراۃ الاختلاف از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب)

کیا پیغام صلح اپنے مسلمہ اصل کے مطابق اپنی بغاوت کا اعتراف کرے گا؟

پیغام صلح کا ایک سوال

آخر میں پیغام صلح سوال کرتا ہے "ہم جاننا چاہتے ہیں کہ جناب میاں صاحب جن کو انسانوں نے اپنی جماعت کے لئے حاکم اعلےٰ کے طور پر چنا۔ کس قسم کے خلیفہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی خلافت روحانی کے ہوتے ہوئے انہیں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ قرار دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے"؟

حیرت اور تعجب ہے کہ یہ سوال آج وہ اصحاب کر رہے ہیں۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد متواتر چھ سال تک خلافت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اور جس بزرگ ہستی کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کے ہر حکم کو ماننے کا یہ اقرار کر چکے ہیں۔ وہ متواتر اور مسلسل ان کے مندرجہ بالا سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہیں بتاتا رہا ہے۔ کہ

(۱) "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے ... اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے ــــ پس جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہیگا اور خدا اسکو آپ کھڑا کر دے گا"

بدر نمبر ــ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء

(۲) "خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا"

پیغام صلح نمبر ۲ر فروری ۱۹۱۴ء

(۳) "جس طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ خلیفہ ہوئے اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا"

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

اگر واقعی پیغام صلح اور اسکے رفقاء نے دیانتداری سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ تو پھر تو ان کے لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کس قسم کے خلیفہ ہیں؟ اور آیا انہیں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ماننا جائز ہے یا نہیں ــــ اور اگر آج پیغام صلح یہ سوال ہم سے پوچھنا ہی چاہتا ہے۔ تو پھر پوچھنے سے پہلے اسے واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ اس نے اور اسکے اکابرین نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے "جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں" ماننے کا جو اعلان کیا تھا۔ اس سے وہ اب منحرف ہو چکے ہیں۔ اور ان کی نظر میں اب حضرت خلیفہ اولؓ کے ارشادات کی کوئی وقعت نہیں رہی۔ جب تک وہ ایسا اعلان نہیں کرتے۔ اسوقت انہیں ہم سے اس قسم کا سوال کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی مزعومہ پانچ منسوخ آیات کی تطبیق

(٦)

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

پانچویں آیت:۔ حضور شاہ ولی اللہ صاحب رح تحریر فرماتے ہیں:۔

"ومن المجادلة اذا ناجیتم الرسول فقدموا الآیة منسوخة بالآیة بعدھا قلت ھذا کما قال"

(الفوز الکبیر ص۱۸)

یعنی سورہ مجادلہ کی آیت اذا ناجیتم الرسول بعد والی آیت کے ساتھ منسوخ ہے۔ اور حضرت شاہ صاحب کو اس کے منسوخ ہونے سے اتفاق ہے۔"

سورہ مجادلہ کی یہ دونوں آیتیں مع ترجمہ حسب ذیل ہیں۔

یا ایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقة ذالک خیر لکم واطھر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم ۰ ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقٰت فاذ لم تفعلوا وتاب اللہ علیکم فاقیموا الصلوٰة وآتوا الزکوٰة واطیعوا اللہ ورسولہ واللہ خبیر بما تعملون ۰ (المجادلہ ع۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو! جب تم نے رسول سے علیحدگی میں خاص ملاقات وگفتگو کرنی ہو۔ تو بہتر ہے کہ اس سے پہلے (اپنے نفس کی صفائی اور انوار نبوی کو جذب کرنے کے لئے بطور تزکیہ) کوئی صدقہ ادا کرو۔ یہ طریق تمہارے لئے مفید اور زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ ہاں اگر تمہیں کچھ بھی میسر نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا تم ڈرتے ہو۔ کہ اس طرح تمہیں علیحدہ ملاقات سے پہلے بہت سے صدقات دینے پڑیں گے۔ سو اگر تم ایسا نہ کرسکو۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مورد بننا چاہو۔ تو ہمارے معروف احکام پر عمل کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ اور دیگر امور میں بھی اللہ اور رسول کے حکموں کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے۔"

ان دونو آیات میں نماز کے قیام۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اور دوسرے امور میں اللہ ورسول کی اطاعت کے علاوہ قلب کی صفائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات خلوت سے استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص ارشاد فرمایا۔ اور وہ یہ کہ ایسی علیحدہ ملاقات ایک خاص نعمت ہے۔ اس سے متمتع ہونے اور اس سے کما حقہ استفادہ کرنے کی خاطر اس سے پہلے کوئی صدقہ کرنا بہتر ہے۔ پہلی آیت فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقة کا حکم وجوب کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ استحباب اور ترغیب کے لئے ہے۔ خود امام سیوطی رح سورہ المائدہ کی آیت واذا حللتم فاصطادوا کے حکم کو "امر اباحة" کہتے ہیں۔ (جلالین جلد ۱ ص۹۶ مطبوعہ مصر) نیز سورہ المجادلہ کی آیت زیر غور میں خود قرینہ موجود ہے۔ جو اس کے حکم کو محض ترغیب تک محدود کر رہا ہے۔ اسی آیت میں فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم کے الفاظ صریح ہیں۔ کہ ملاقات سے پہلے صدقہ کرنا واجب نہ تھا۔ صرف مستحب تھا۔ علامہ السیوطی رح نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے "فلا علیکم فی المناجاة من غیر صدقة" کہ اگر صدقہ نہ کرو۔ تب بھی ملاقات میں حرج نہیں۔

(جلالین جلد ۲ ص۲۱۴)

پس متعین ہوگیا۔ کہ آیت اذا ناجیتم الرسول میں صدقہ کرنا فرض نہیں ٹھہرایا گیا تھا۔ ایک اصلح اور بہتر امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اندریں صورت اس کے نسخ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور آج بھی خود قائلین نسخ یہ نہیں کہتے کہ رسول کی ملاقات سے قبل صدقہ دینا اور نفس کو پاک وصاف کرنا بہتر نہیں ہے۔ پس یہاں کوئی چیز منسوخ نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی کوئی چیز منسوخی کے قابل تھی۔ بعد کی آیت میں ءاشفقتم کہہ کر بعض مخاطبین کے اس وہم کا ازالہ کیا گیا ہے۔ کہ اس ارشاد سے صدقات اصل مقصود ہیں۔ فرمایا اصل مقصود تمہاری پاکیزگی اور تقویٰ ہے۔ یہ صدقہ تو زائد اور نفلی حکم ہے۔ جو استطاعت کی صورت میں زیادتی قرب کا موجب ہے۔ ورنہ بنیادی احکام تو اقامت صلوٰۃ۔ ایتاء زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہیں۔

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ اس جگہ بھی کوئی آیت یا کوئی حکم منسوخ نہیں ہوا۔ ایک استحبابی امر مذکور تھا۔ اور وہ بطور امر مستحب ہمیشہ کے لئے قائم ہے۔

ہمارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی کوئی آیت کبھی منسوخ نہیں ہوئی۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ بعض آیات کو منسوخ قرار دینے میں مفسرین نے غلطی کی ہے۔ قرآن مجید اپنے الفاظ۔ اپنے معانی اور اپنے احکام واوامر میں ہمیشہ کے لئے محکم اور کامل زندہ شریعت کے طور پر قائم ہے۔ اور قائم رہے گا

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

یہ مشاعرے - دورِ انحطاط کی یادگار

(بقیہ صفحہ ۴)

تلخ حقیقتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے قابل ہوں مشاعرے اس کی مخالف سمت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ ہم راولپنڈی کی ان طالبات کی پر زور حمایت کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے مراسلات کے کالموں میں آج اپنے کالج میں اس قباحت کے اثرو نفوذ پر شدید احتجاج کیا ہے"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء)

ہمارے لئے یہ لمحاتِ فکر ہیں۔ اربابِ فکر و نظر کو سنجیدگی سے شاعروں کی اس بڑھتی ہوئی افراط پر غور کرنا چاہئیے۔ نا شاعروں میں قیمتی دقت اور روپیہ ضائع کرنے کی بجائے قوم اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور آزادی کو برقرار رکھنے کے نصب العین پر کاملاً اپنی توجہ مرتکز کرے۔

اطلاع

خاکسار اپنی زمین موجودہ ربوہ فروخت کرنا چاہتا ہے۔ خواہشمند اصحاب مجھ سے بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر خاکسار سے بالمشافہ گفتگو بمکان ڈاکٹر غلام غوث صاحب کر سکتے ہیں۔

بقاء اللہ احمدی خداداد کالونی - کراچی مکان الف ع ۲-۵

احمدیہ کیلنڈر ۱۹۵۲ء!

کیلنڈر آرٹ پیپر پر تین رنگوں میں چھاپا گیا ہے سب سے اوپر دائیں طرف قادیان کے متعلق ایک شعر درج ہے۔ اور بائیں طرف لوائے احمدیت دیا گیا ہے اس کے نیچے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمودہ ہمارا عہد بلاک کی شکل میں جلی الفاظ میں درج ہے۔ کیلنڈر کافی خوشنما ہے۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ مکتبہ تحریک انارکلی لاہور م - ا ب

درخواست دعا: خاکسار کئی ماہ سے کراچی آیا ہوا ہے۔ لیکن ہنوز کوئی کام تجارت وغیرہ کا ایسا نہیں ملا جس سے گذارہ ہو سکے جملہ احباب و بزرگان دین سے دعا کی درخواست ہے۔

(بقاء اللہ احمدی از کراچی مکان الف ع ۲-۵)

صدر انجمن احمدیہ کے متعلق ۱/۲ ۱ لاکھ روپے کے انعامات

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبید اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر ان کی طرف سے قیمت دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہو گی۔ ان کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں۔ جلسہ کے موقعہ پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی۔

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ دیں

تخفیف اسلحہ کی پاکستانی تجویز پر تبصرہ

لنڈن ۱۱ دسمبر (بذریعہ ریڈیو) پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تخفیف اسلحہ کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سپکٹیٹر نے لکھا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مسٹر سلوین لائیڈ نے تخفیف اسلحہ کی پاکستانی۔ شامی اور عراقی تجویز قبول کر کے آزادانہ سیاسی فراست کی مثال قائم کر دی ہے۔ . . . . انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسٹر ایڈن نے ۱۲ نومبر کو اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے جس پالیسی کا اظہار کیا تھا وہ برطانیہ کے نزدیک کس حد تک قابل قبول ہے۔

یہ قدم بالکل صحیح تھا جو بروقت اٹھایا گیا اس متنازعہ مسئلہ کے متعلق برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ اور روس کے درمیان جو مراسلت ہوئی اس کے مطابق ابھی تک یہی پتہ چلتا تھا کہ تخفیف اسلحہ اور فوجوں کو توڑ دینے کا صرف ایک ہی کمیشن مقرر کیا جائے جس کا دائرہ ایٹمی اور عام ہتھیاروں پر محیط ہو۔ اس مراسلت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مسلح فوجوں میں اعلٰے فوج حفاظتی اور پولیس فورسز شامل ہیں۔ جب یہ تمام مراحل طے ہو جائیں تو تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر دنیا کے تمام ممبر ملکوں کی ایک کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے۔ (ب۔ ا۔ س)

سیلون میں ایم۔ سی۔ سی کا میچ

کولمبو ۱۱ دسمبر۔ فروری میں یہاں پر ایم۔ سی۔ سی اور دولت مشترکہ کی ٹیموں کے درمیان جو میچ ہو رہا ہے اس میں حصہ لینے والی کامن ویلتھ ٹیم کے کپتان لفٹ ہیمپشائر کے ہیسبیٹ ہوں گے۔ یہ ٹیم جن کھلاڑیوں میں سے چنی جائے گی ان میں ہزارے مرچنٹ (بھارت) اے ایچ کاردار خان محمد فضل محمود امتیاز احمد (پاکستان) بھی شامل ہوں گے۔ (اسٹار)

زیکوسلاویکیہ میں بچوں کی فوجی تربیت

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ زیکوسلواکیہ میں فوجی تیاریوں کو ترقی دی جا رہی ہے۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مردوں اور عورتوں کو تربیت دینے کے لئے مستقبل پلان پر عمل ہو رہا ہے اس ماہ کے آغاز میں ایک قانون پاس کیا گیا ہے کہ سکول کے بچوں کو بھی سکولوں میں یا خاص مراکز میں فوجی تربیت دی جائے۔ کچھ عرصہ سے نوجوانوں کو دو سال کے لئے فوجی تربیت دینے کا قانون رائج ہے۔ لیکن تازہ تحریک کے تحت اور زیادہ مسلح پہرہ قائم کیا جائے گا۔ (اسٹار)

جاپان کی طرف سے معاہدۂ امن کی توثیق

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ جاپان نے سرکاری طور پر امریکہ کو مطلع کر دیا ہے کہ اس نے جاپان کے معاہدہ امن کی توثیق کر دی ہے دفتر خارجہ کے نام وزیر اعظم کے ایک پیغام میں کہا گیا ہے کہ جاپان کو امید ہے کہ دیگر ممالک بھی جلد ہی جاپان کو قوموں کے خاندان میں جگہ دینے کے لئے قدم اٹھائیں گے۔ (اسٹار)

وزیر خارجہ مصر کا نامہ پیام

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ برطانیہ کے بعض اخبارات نے اس امر پر شک کا اظہار کیا ہے کہ مصر برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرے گا۔ مصر عابدین سے ایک خاص ایلچی کے لنڈن روانہ ہونے کی تردید کر دی گئی ہے لنڈن میں مصری سفیر حسب معمول اپنے دفتر میں موجود تھے اور انہوں نے فی الحال کوئی بیان جاری کرنے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔ ابھی تک برطانیہ کے خلاف مصر کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ میں کوئی احتجاج نہیں کیا گیا

پیرس میں مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا کثرت سے قاہرہ اور لنڈن میں اپنے سفرا کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کرتے رہتے ہیں (اسٹار)

ہندوستان میں اشتراکی لٹریچر مقبول ہو رہا ہے

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ ایک نامہ نگار نے "مانچسٹر گارڈین" میں تحریر کیا ہے کہ بھارت میں کم قیمت کا اشتراکی لٹریچر خطرناک حد تک مقبول ہو رہا ہے اس نے اپیل کی ہے کہ فوری طور پر جمہوری لٹریچر ہندوستان بھیجا جانا چاہیئے بھارت میں بہت ہی سستی کمیونسٹ کتابوں کی کھپت میں سرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ ماسکو میں چھپی ہوئی کتابیں۔ بھارت میں چھپی ہوئی کتابوں سے زیادہ ارزاں بک رہی ہیں۔ یہ کتابیں بھارتی کتابوں سے دس اور بیس گنا کم قیمت پر فروخت ہوتی ہیں چند امریکی جرائد کے سوا عام سٹالوں پر یہ کتابیں سب سے زیادہ بکتی ہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔ مختلف مضامین پر جو کتابیں ماسکو سے بھارت آ رہی ہیں۔ وہ سٹالن انعام یافتہ ہوتی ہیں۔ جو بھارتی ناشروں کے لئے فوری منافع کا باعث ہوتی ہیں۔

پتہ مطلوب ہے

ماسٹر محمد حسین خان ہوشیارپوری جو ملٹری میں انگریزی پڑھایا کرتے تھے۔ اور پھر آپ کی تبدیلی شہر دہلی میں ہو گئی تھی اور وہاں مبارک باغ میں مقیم تھے۔ ان کا پتہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو فوراً اس پتہ پر اطلاع دیں۔ ڈی۔ ایم۔ ایچ۔ ملک ہیڈ ڈرافٹسمین ڈیرا نا۔ کلی لاہور مقصود حسن ملک کو ملے۔

عملی طور پر برطانیہ اور مصر کے سفارتی تعلقات منقطع ہو چکے ہیں

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ ان اطلاعات کے متعلق برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں کسی خاص ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا کہ مصر برطانیہ کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لینا چاہتا ہے۔ ایک سرکاری دفتر خارجہ کے ترجمان نے اس امر کی تصدیق کی کہ اس وقت عملاً برطانیہ اور مصر کے درمیان کسی قسم کی سفارتی سرگرمیاں نہیں ہو رہیں۔ اس نے کہا۔ گذشتہ چند سالوں سے ہم برابر مصر کو تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ سوائے اسکے کہ مصر کی طرف سے چند متبادل تجاویز بھیجی گئیں۔ جنہیں ہم ہمیشہ ناقابل عمل تصور کرتے رہے ہیں۔ (اسٹار)

سوڈان میں استصواب رائے اور برطانیہ

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ سرکاری طور پر تصدیق کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان مصر کے وزیر خارجہ کی حالیہ تجویز یعنی سوڈان میں استصواب رائے کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا ہے۔ لیکن برطانوی ترجمان نے گفت و شنید کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ان وجوہات کی وضاحت کی ہے۔ جن کے تحت وہ اس تجویز پر عمل نہیں کر سکتی۔ حکومت برطانیہ کا نظریہ یہ ہے کہ صلاح الدین پاشا نے یہ تجویز سنجیدگی سے غور کئے بغیر ہی پیش کر دی ہے۔

تاہم برطانیہ نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ اگر سوڈانی خود یہ خواہش ظاہر کریں کہ وہ ملک میں استصواب رائے کرانا چاہتے ہیں۔ تو اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ (اسٹار)

ہے کہ عربوں کو ترکی کے خلاف کر دیا جائے۔ نشریات میں کہا گیا ہے کہ ترکیہ عرب میں اوتمان سلطنت کو پھر سے قائم کرنے کے عزائم بنا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کی کمانڈ کے منصوبہ میں شریک ہو چکا ہے (اسٹار)

ایرانی تیل پر عالمی بنک کی ٹرسٹی شپ

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ برطانیہ یا امریکی حلقوں میں پاکستانی سفیر کی اس تجویز کے متعلق کچھ زیادہ خوش فہمی کا اظہار نہیں کیا جا رہا کہ عالمی بنک عارضی طور پر ایرانی تیل کو اپنی ٹرسٹی شپ میں لے لے۔ اس تجویز سے تیل کا تعطل ختم ہونے کی زیادہ امید نہیں تاہم قدرے امید کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بنک کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ابتدائی معلوماتی تحریک کا برطانیہ اور ایران دونوں نے ہمدردی سے خیر مقدم کیا ہے۔ لیکن عملی تجاویز ابھی تک مرتب نہیں ہوئیں۔ واشنگٹن کے حلقوں کا بیان ہے کہ یہ تجویز مناسب ہے اور اگر سمجھوتہ نہ ہو گیا۔ تو بنک ایرانی تیل کے نکاس اور فروخت کے لئے کوئی ایجنسی مقرر کرے گا۔ حتیٰ کہ اینگلو ایرانی تنازعے کا فیصلہ ہو جائے۔

بنک کے اس اقدام سے اس امید کا اظہار ہوتا ہے کہ یہی ایک ادارہ ہے جو فریقین میں مصالحت کے بغیر کسی کو بھی قبضہ نہیں کرنے دیگا۔ اور دونوں فریقوں کو اس پر اعتماد ہے کہ وہ ان کے مفادات کی حفاظت کرے گا۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۱ دسمبر "مانچسٹر گارڈین" کی خبر ہے کہ مشرق وسطیٰ کو روسی نشری پروپیگنڈے کا مقصد یہ ہے